جلد ۲۹ | ۹ ماہ اخاء ۱۳۲۰ ہش | ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۰ھ | ۹ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۳۱

موجودہ جنگ کی ایک بہت بڑی برکت

موجودہ جنگ دنیا کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ اتنا بڑا۔ کہ جس کی مثال ازمنۂ ماضیہ میں قطعاً نہیں مل سکتی۔ اس وقت تک جانی اور مالی نقصانات اس قدر ہو چکے ہیں۔ اور روزانہ ہو رہے ہیں۔ کہ جو حدِ شمار سے باہر ہیں۔ کئی ایک بادشاہ گدا بن چکے ہیں۔ حکومتوں کے تختے الٹ چکے ہیں۔ کئی ایک ملکوں میں انقلابات آ چکے ہیں۔ اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ سلسلہ کہاں جا کر ختم ہو گا۔ کب ختم ہو گا۔ اور دنیا کی کیا شکل و صورت بنا دینے کے بعد ختم ہو گا۔ لیکن باوجود اس کے یہ جنگ۔ یہ عذاب الیم۔ اور یہ قہر آسمانی ایسے خوشگوار نتائج بھی پیدا کر رہا ہے۔ جو کسی اور صورت میں ممکن نہ تھے۔

ان میں سے سب سے اہم اور سب سے زیادہ قابلِ ذکر نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ مادہ پرست قومیں جو دنیوی کامیابی و کامرانی۔ دنیوی ترقی اور برتری کے نشہ میں سرشار ہو کر قادر مطلق خدا کو بھول گئی تھیں۔ ہزار دلائل دینے اور ہزارہا نشانات پیش کرنے کے باوجود یہ سننا بھی گوارا نہیں کرتی تھیں کہ ایک ہستی رب العالمین ہے۔ جس کی رحمانی اور رحیمی صفات دنیا میں جلوہ گر ہیں۔ اور انہی صفات کے ماتحت انسان ترقی کے منازل طے کرتا ہے۔ جب یہ صفات اپنے اثرات بند کر دیں۔ تو دنیا مصائب کی آماجگاہ بن جاتی ہے۔ اب ان کا سرِ پُر غرور خود بخود خدا تعالےٰ کے حضور انتہائی عجز و انکسار کے ساتھ جھک رہا ہے۔ وہ خاص دن مقرر کر کے دعائیں کر رہے ہیں۔ کہ قادر مطلق خدا انہیں مصائب اور مشکلات کے بھنور سے نکالے۔ اور دوسروں سے دعائیں کرا رہے ہیں۔ کہ خدا ان پر رحم کرے۔

یہی نہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے مذہب کو نعوذ باللہ دنیا کے لئے بہت بڑی لعنت قرار دے کر اپنے ملک سے خارج کر دینے کا اعلان کر دیا تھا۔ جن کے نزدیک مذہب کا تذکرہ بہت بڑا جرم تھا۔ جن کا قومی نعرہ یہ تھا۔ کہ "زمین سے مذہب کو اور آسمان سے خدا کو نکال دو۔" اور جن میں شیطنت اس حد تک بڑھ چکی تھی۔ کہ نعوذ باللہ خدا تعالےٰ کو مجرم قرار دے کر اس کے خلاف سزا کا حکم جاری کیا کرتے۔ اور پھر پھانسی کی سزا دیتے تھے۔ وہ اب سب سے زیادہ مذہب کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ مسمار کردہ۔ اور ضبط شدہ گرجے عبادت کرنے والوں کے لئے خالی کئے جا رہے ہیں۔ اور اعلان پر اعلان کر رہے ہیں۔ کہ ہر مذہب و ملت کے لوگ اپنے اپنے طریق پر دعائیں کریں۔ تاکہ جنگ کی شکل میں جو عذاب نازل ہو رہا ہے۔ وہ دور ہو۔

ابھی چند ہی روز ہوئے۔ لنڈن کے روسی سفیر ایم میسکی نے اقوام عالم کے نمائندوں کے دوسرے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا تھا۔ کہ روس خدا کی ہستی کا قائل اور مذہب کا دلدادہ ہے۔ روس میں ہر انسان کو اپنے مذہبی طریق کے مطابق عبادت کرنے کا حق حاصل ہے۔ کسی کو مذہبی عقائد رکھنے پر تنگ نہیں کیا جاتا۔ روسی حکومت نے تمام عبادت گاہوں کو ٹیکس سے مستثنیٰ کر رکھا ہے۔ روسی حکام ان لوگوں کو سزائیں دیتے ہیں۔ جو کسی کے مذہبی حقوق میں دست اندازی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

اس کے بعد ۵۔ اکتوبر کو روس کے دار الحکومت ماسکو سے جسے ان دنوں جرمنوں کے حملہ کی وجہ سے بہت بڑا خطرہ درپیش ہے۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ:-

"روس کا ہر باشندہ اپنی مرضی کے مطابق کسی مذہب کو منتخب کر سکتا ہے۔ روس میں قدیم و جدید گرجاؤں کے معتقد موجود ہیں۔ یہاں کیتھولک پراٹسٹنٹ۔ یہودی۔ بدھ اور ان کے علاوہ کئی مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ مذہب ایک پرائیویٹ معاملہ ہے۔ اور حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ شہریوں کو اس کا حق بھی حاصل ہے۔ کہ وہ جو مذہب چاہیں۔ اختیار کریں۔ اور جس قسم کا چاہیں۔ مذہبی پراپیگنڈا کریں۔ جہاں تک قانون کا تعلق ہے۔ مذہب کو عدالت سے الگ کر دیا گیا ہے۔ اور سکول کو چرچ سے کوئی تعلق نہیں۔ ہر قسم کی عبادت کی آزادی کے ساتھ ہی ہر شہری کو خلافِ مذہب پراپیگنڈا کرنے کی بھی آزادی حاصل ہے۔"

اگر موجودہ جنگ خدا تعالےٰ کی بطشِ شدید بن کر روس پر نازل نہ ہوتی۔ اور روسی ملحدوں پر یہ بات واضح نہ کر دیتی۔ کہ انسان اپنی اور دوسروں کی ہلاکت کے سامان تو ایجاد کر سکتا ہے۔ لیکن قہر خداوندی سے بچنے کا اس کے لئے سوائے اس کے کوئی طریق نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے خالق اور مالک کے آستانہ پر ہی سرِ عبودیت خم کرے۔ تو کیا یہ ممکن تھا۔ کہ وہاں سے پے در پے اس قسم کے اعلانات دنیا کو سنائے جاتے۔ قطعاً نہیں۔ یہ اس جنگ ہی کی برکت ہے۔ لیکن یہ برکت اسی صورت میں فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ جب دل سے مذہب کی ضرورت اور خدا تعالےٰ کی ہستی کا اقرار کیا جائے۔ نہ کہ صرف مونہہ سے۔ اور پھر اپنے اعمال سے اس کا ثبوت دیا جائے۔

قادیان ۱۷ اخاء ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے پانچ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے اپریشن کے زخم کی حالت بہتر ہے۔ نقرس کا درد بھی ہے۔ گو کل سے کسی قدر کم ہے۔ حرارت بھی نسبتاً کم ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز علیل ہیں۔ دعائے صحت کی جائے ؛

فاضل قصاب کے مبینہ قتل کا مقدمہ پہلے مرحلہ پر ہی خارج ہوگیا

احباب کو یاد ہوگا کہ ۱۱ جون کو ایک شخص فاضل قصاب نے جو ایک عورت کو منڈی بورے والہ ضلع ملتان سے اغوا کر کے قادیان لے آیا تھا۔ اور اپنے ایک رشتہ دار کے پاس آکر ٹھہرا تھا۔ دفتر نظارت امور عامہ کی چھت سے نیچے چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی تھی۔ اس پر احرار کی طرف سے اخبارات میں جھوٹا پروپیگنڈا کیا گیا۔ کہ اسے مار دیا گیا ہے۔ اس پر ناظر صاحب امور عامہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ چوہدری غلام احمد صاحب وکیل نائب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ۔ مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل اور مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ جس کی سماعت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر گورداسپور نے خود کی اور کل ۶ اکتوبر ۱۹۴۱ء کو استغاثہ کی شہادت ختم ہونے پر صفائی کی شہادت لئے بغیر تمام اصحاب کو باعزت بری قرار دیا۔ اور مقدمہ خارج کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جماعت ہائے اضلاع سرگودہا۔ گوجرانوالہ۔ گجرات کو اطلاع

چوہدری بدر سلطان صاحب اختر کو مجلس خدام الاحمدیہ کی مرکزی عمارت کے لئے تعمیر فنڈ کی فراہمی کی غرض سے ان ہر سہ اضلاع کی جماعتوں میں دورہ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ امید ہے مخلصین جماعت تحصیل چندہ کے لئے ان سے پورا پورا تعاون فرمائینگے اور زیادہ سے زیادہ چندہ وصول فرما کر مجلس کو شکریہ کا موقعہ بخشیں گے جزاھم اللہ

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ادائیگی چندہ ملتوی نہ فرمائیں

الفضل کے بعض خریدار اصحاب چندہ کی ادائیگی کو مستقبل پر ملتوی کر رہے ہیں۔ ایسے تمام دوستوں کی خدمت میں مؤدبانہ التجا ہے۔ کہ اس وقت کاغذ کی ہوش ربا گرانی کے باعث اخراجات کی اس قدر شدید تنگی ہے۔ کہ الفضل کے لئے ایک ایک دن گزارنا مشکل ہو رہا ہے۔ ایسی حالت میں الفضل احباب کے تعاون کا سخت محتاج ہے پس چندہ کی ادائیگی کو ملتوی نہ فرمایا جائے۔ احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اگر وہ ادائیگی چندہ کو ملتوی فرمادیں گے۔ تو اس وقت روزمرہ کے اخراجات کہاں سے پورے ہونگے جن دوستوں کے ذمہ بقایا ہے۔ وہ خدارا بہت جلد بقائے صاف فرمادیں ؛ (منیجر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تمام برکتیں اخلاص میں ہیں

"جب انسان خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرنا شروع کرے تو اسی دن سے بلکہ اسی گھڑی سے بلکہ اسی دم سے خدا تعالےٰ کا رجوع اس کی طرف شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس کا متولی اور متکفل اور حامی اور ناصر بن جاتا ہے۔ اور اگر ایک طرف تمام دنیا ہو اور ایک طرف مومن کامل تو آخر غلبہ اسی کو ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا اپنی محبت میں صادق ہے اور اپنے وعدوں میں پورا۔ وہ اس کو جو درحقیقت اس کا ہو جاتا ہے ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ ایسا مومن آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ اور گلزار میں سے نکلتا ہے۔ وہ ایک گرداب میں دھکیل دیا جاتا ہے۔ اور ایک خوشنما باغ میں سے نمودار ہو جاتا ہے۔ دشمن اس کے لئے بہت منصوبے کرتے اور اس کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن خدا ان کے تمام مکروں اور منصوبوں کو پاش پاش کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے ہر قدم کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسلئے آخر اس کے ذلت چاہنے والے ذلت کی مار سے مرتے ہیں۔ اور نامرادی ان کا انجام ہوتا ہے۔ لیکن وہ جو اپنے تمام دل اور تمام جان اور تمام ہمت کے ساتھ خدا کا ہوگیا ہے۔ وہ نامراد ہرگز نہیں مرتا۔ اور اس کی عمر میں برکت دی جاتی ہے۔ اور ضرور ہے کہ وہ جیتا رہے۔ جب تک اپنے کاموں کو پورا کرے۔ تمام برکتیں اخلاص میں ہیں۔ اور تمام اخلاص خدا کی رضا جوئی میں۔ اور تمام خدا کی رضا جوئی اپنی رضا کے چھوڑنے میں۔ یہی موت ہے جس کے بعد زندگی ہے۔ مبارک وہ جو اس زندگی میں سے حصہ لے"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۳)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) منشی غلام محمد صاحب عبد قادیان کی اہلیہ اور بچے بیمار ہیں۔ (۲) منشی دانشمند صاحب وکیل آف پونچھ کی عزیزہ زچگی کے بعد بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ (۳) اہلیہ صاحبہ عبد الحلیم صاحب کلکتہ بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں۔ (۴) اللہ رکھا صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ ماڑی بوچیاں بیمار اور نور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ (۵) ماسٹر عبد الغفور خان صاحب ہیڈ ماسٹر کراچی کی بڑی لڑکی بیمار ہے۔ (۶) مولا بخش صاحب ڈیرہ دار از ناصر آباد و سندھ بعارضہ دمہ شدید بیمار ہیں۔ (۷) حاکم علی صاحب از مہت پور ضلع ہوشیار پور نے ایک مقدمہ کی اپیل کی ہوئی ہے (۸) ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھٹی قادیان بیمار ہیں (۹) ماسٹر عبد الواحد صاحب ایڈیٹر اصلاح سری نگر کی والدہ صاحبہ اور بڑا لڑکا بیمار ہے۔ (۱۰) سید مشتاق احمد صاحب سونگڑہ عرصہ سے بیمار ہیں سب کے لئے دعا کی جائے ؛

ولادت ۱۹ ستمبر ۱۹۴۱ء کو اللہ تعالےٰ نے چوہدری عبد المالک صاحب بی۔ اے کلرک محکمہ نہر کو لڑکا عطا فرمایا۔ جو جناب حافظ عبد العلی صاحب بی۔ اے علیگ سکنہ سرگودہا کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے۔ بچہ کا نام اعجاز المسیح رکھا گیا ہے احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار چوہدری فضل احمد اے۔ ڈی۔ آئی مدارس امیر جماعت سرگودہا۔

اعلان نکاح یہ خبر نہایت خوشی سے سنی جائے گی۔ کہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے کا نکاح محترمہ صفیۃ النساء بیگم صاحبہ بنت مولوی مسیح الدین خان صاحب آف پاڑہ چنار کرم ایجنسی کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر ۲۹ ستمبر ۱۹۴۱ء کو مولوی عبد الاحد صاحب ہزاروی مولوی فاضل نے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب کرے ؛

تعلیم و تربیت

رمضان المبارک کے روزے

رمضان المبارک کے روزوں کے متعلق قرآن کریم میں ارشادِ الٰہی ہے۔ فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضًا او علٰی سفر فعدّۃ من ایام اُخر (بقرہ ع۲۳) کہ جو شخص اس ماہ میں موجود ہو۔ وہ روزے رکھے۔ اور جو شخص بیمار ہو۔ یا سفر کی حالت میں ہو۔ وہ دُوسرے دِنوں میں یہ گنتی پُوری کرے۔

قرآن کریم کے فطری مذہب ہونے کا یہ بھی ایک ثبوت ہے۔ کہ وُہ فطرتِ انسانی کو ملحوظ رکھتے ہُوئے ہر قسم کی آسانیاں بہم پہونچاتا ہے۔ رمضان المبارک کے روزوں کو ہی لیں۔ اُن میں کیسی آسانی بہم پہونچائی گئی ہے۔ روزہ کے لئے یہ نہیں فرمایا۔ کہ ہر حال میں رکھا جائے۔ بلکہ فرمایا۔ اگر کوئی بیمار یا مسافر ہو۔ تو نہ رکھے۔ اور دوسرے دنوں میں جبکہ وُہ تندرست ہو اور مسافر سفر ختم کرچکا ہو۔ گنتی پُوری کرے۔ اور اس میں بھی قید نہیں لگائی۔ کہ گرمی کے روزے ہوں۔ تو گرمیوں میں ہی گنتی پوری کی جائے۔ بلکہ فرمایا۔ دوسرے دنوں میں گنتی پُوری کردی جائے۔ خواہ وُہ گرمی کے دن ہوں۔ یا سردی کے۔ گویا حکم کی تعمیل میں اس قدر آسانیاں کردیں کہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے۔ کہ مجھے تکلیف میں ڈال دیا گیا ہے۔ اسی واسطے روزوں کے حکم کے بعد فرمایا۔ یرید اللّٰہ بکمُ الیُسر ولا یرید بکمُ العُسر کہ اے لوگو! ہم حکم دے کر آسانی دینا چاہتے ہیں۔ کسی کو تکلیف میں ڈالنا نہیں چاہتے۔

درحقیقت اگر ہم غور کریں۔ تو حقیقت واضح ہوجائے گی۔ کہ جیسے ایک حاذق اور ہمدرد۔ طبیب اپنے زیر علاج مریض کے لئے وُہی نسخے تجویز کرے گا۔ جو اس کے لئے مفید ہوں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ جو سب ہمدردی رکھنے والوں سے بڑھ کر ہمدرد ہے۔ اور بہت ہی مہربان ہے وُہ اپنے بندوں کے لئے وُہی احکام اور ہدایات جاری کرتا ہے۔ جو ان کے لئے مفید ہوں۔ اور جس طرح بالعموم مریض کو پتہ نہیں ہوتا۔ کہ نسخہ سے کیا کیا فوائد مترتب ہوں گے۔ مگر حاذق طبیب خوب سمجھتا ہے اسی طرح گو بندہ خدا کے احکام کی سب حکمتوں کو نہیں سمجھتا۔ اور نہ اُن کے فوائد کو جانتا ہے۔ مگر مہربان خدا تو سب کچھ سمجھتا ہُوا احکام جاری فرماتا ہے۔ پس بندہ کا کام یہی ہے۔ کہ خدا کے حکم کی تعمیل کرے۔ اور فائدہ اٹھائے۔

غرض خدا اپنے احکام جاری کرکے لوگوں کو تکلیف میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ بلکہ ان کے فائدے کی خاطر حکم دیتا ہے۔ مگر کئی لوگ خود خدائی حکم کا منشاء نہ سمجھتے ہُوئے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال لیتے ہیں۔ اور اس طرح نہ صرف خود تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ بلکہ ضلّوا فاضلّوا کے مصداق بن کر دوسرے لوگوں کے لئے بھی ٹھوکر کا موجب ہوتے ہیں۔ مثلاً روزہ کے متعلق خدا تعالیٰ کا تو یہ حکم ہے۔ کہ مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں روزہ نہ رکھا جائے۔ اور دوسرے دِنوں میں اس کی گنتی پُوری کردی جائے۔ لیکن کئی لوگ سفر و مرض کا بالکل خیال نہ رکھیں گے۔ اور ہر حال میں روزہ رکھتے چلے جائیں گے۔ مگر ان کا یہ روزہ بھی کسی خاص نیکی کے حصُول کے لئے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس لئے کہ اگر اب روزہ چھوٹ گیا۔ تو شائد پھر نہ رکھا جاسکے۔ یا اس لئے کہ لوگوں میں اپنی بڑی پارسائی کا ڈھنڈورہ پیٹیں۔

پس یہ ظلم بندوں پر خدا نے نہیں کیا۔ بلکہ خود بندہ نے اپنے پر روا رکھا۔ خدا نے سچ فرمایا ہے۔ وما ظلمنا ھم ولٰکن کانوا انفسھم یظلمون۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اس زمانہ کے مفاسد کی اصلاح کے لئے مبعوث ہُوئے۔ فرماتے ہیں:-

"جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے۔ ویسا ہی اُس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہیئے۔ فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں۔ اور رخصت بھی خدا کی طرف سے ہے۔" (الحکم ۲۴ر اپریل ۱۹۰۳ء)

پس جیسا کہ آیت مذکورہ بالا یرید اللّٰہ بکم الیُسر سے ظاہر ہے۔ شریعت کا مدار نرمی پر ہے سختی پر نہیں۔ اور خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لا یکلّفُ اللّٰہ نفسًا الّا وسعھا۔ کہ اللہ کا حکم بندہ کی طاقت کے اندر اندر ہوتا ہے۔ وُہ بندہ کو تکلیف ما لا یطاق میں نہیں ڈالتا۔ پس ضروری ہے۔ کہ بندہ خدا کے حکم میں افراط اور تفریط سے کام نہ لے۔ افراط میں پڑ کر اپنے آپ کو دُکھ میں نہ ڈالے۔ اور تفریط کرکے خدا کے نزدیک قصور وار نہ ٹھہرے۔ بلکہ جیسا خدا کا حکم ہو۔ اس کے مطابق اپنے عمل کو بنائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں:-

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے۔ وُہ خدا تعالےٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے صاف فرما دیا ہے۔ کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پائے۔ اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کرسکتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مرض تھوڑی ہو۔ یا بہت۔ اور سفر چھوٹا ہو۔ یا لمبا۔ بلکہ حکم عام ہے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو اُن پر حکم عدُولی کا فتوٰے لازم آئے گا۔"

(بدر ۱۷- اکتوبر ۱۹۰۷ء)

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک سوال اور حضور ؑ کا جواب ذیل میں درج کرنا ضروری ہے۔ جو ظاہر کرتا ہے۔ کہ حضور اَلدّین یُسر کے ماتحت خدائی احکام کو کس طرح ڈھالتے تھے:-

سوال۔ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے۔ کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و دروری ہوتی ہے۔ ایسے مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہے۔ روزہ نہیں رکھا جاتا۔ ان کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ انّما الاعمال بالنّیات۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے۔ تو ایسا کرے۔ ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب یُسر ہو۔ رکھ لے اور علی الذین یطیقونہ کی نسبت فرمایا۔ کہ معنی یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے۔

(بدر ۲۶ر ستمبر ۱۹۰۷ء)

خلاصہ کلام یہ کہ بندہ کو چاہیئے۔ خدا تعالےٰ کے حکم کے مطابق افراط اور تفریط سے بچ کر عمل کرے۔ اور فائدہ اُٹھائے۔ اگر حکم میں رخصت کا پہلو بھی ہے۔ تو اس کا بھی لحاظ رکھے۔ اور بلا وجہ تکلیف میں نہ پڑے۔

خاکسار۔ قمر الدین۔ مولوی فاضل۔ قادیان

فتوٰے دینا صرف مفتی کا کام ہے

نظارت تعلیم و تربیت میں یہ رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ کہ بعض جماعتوں میں احباب خود ہی فتوی دیکر باوجود اختلاف رائے کے اس پر عمل کروانا شروع کردیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ جماعت کا ایک حصہ اختلاف کی وجہ سے فتوٰے کے مطابق عمل سے رُک جاتا ہے۔ اور دُوسرا حصہ اس کا ارتکاب کرلیتا ہے۔ اور اس پر مخالف لوگ چہ میگوئیاں کرنا شروع کردیتے ہیں۔ کہ یہ عجیب لوگ ہیں۔ کہ ایک حصہ جماعت ایک عمل کو جائز قرار دیتا ہے۔ اور دُوسرا ناجائز۔ اس طرح علاوہ جماعت میں اختلاف پیدا ہونے کے مخالف لوگوں کو ہنسی کا موقعہ ملتا ہے۔ اس بات کے سدباب کے لئے ضروری ہے۔ کہ جس جماعت میں کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے۔ ان میں سے کوئی اپنے فتوٰے پر عمل نہ کرائے۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ دونوں فریق اتفاق رائے سے مفتی سلسلہ کی خدمت میں استفتاء بھجوائیں۔ اور مفتی سلسلہ کے فتوٰے کے مطابق عمل کریں۔ اور یہ امر نوٹ کرلیں۔ کہ فتوٰے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کا مقام

اور

اخبار ”پیغام“

”پیغام صلح“ (۱۴ر ستمبر) نے ”جناب میاں صاحب سے ایک حدیث کے متعلق استفسار“ کے عنوان سے لکھا ہے۔ ”جناب میاں صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ میری امت اور مہدی کی امت میں کیا فرق ہے۔ میری امت زیادہ بہتر ہے یا مہدی کی امت زیادہ بہتر ہے“۔ ہم جناب میاں صاحب سے استفسار کرتے ہیں کہ وہ ازراہِ مہربانی ہمیں اس حدیث کے حوالہ سے مطلع فرمائیں۔“

اس حدیث کے حوالہ سے مطلع کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی سیاق وسباق سمیت وہ مکمل عبارت لکھ دی جائے۔ جس میں سے ایک فقرہ نقل کر کے پیغام نے اس کا حوالہ طلب کیا ہے۔ حضور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”یہ ایک گروہ تھا جس نے عشق کا ایک اعلےٰ نمونہ دکھایا کہ ہماری آنکھیں اب پچھلی جماعتوں کے آگے نیچے نہیں ہوسکتیں ہماری جماعت کے دوستوں میں کتنی ہی کمزوریاں ہوں۔ کتنی ہی غفلتیں ہوں لیکن اگر موسےٰ کے صحابی ہمارے سامنے اپنا نمونہ پیش کریں۔ تو ہم ان کے سامنے اس گروہ کا نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ اسی طرح عیسےٰ کے صحابی اگر قیامت کے دن اپنے اعلےٰ کارنامے پیش کریں۔ تو ہم فخر کے ساتھ ان کے سامنے اپنے ان صحابہ کو پیش کر سکتے ہیں۔ اور یہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں نہیں کہہ سکتا۔ میری امت اور مہدی کی امت میں کیا فرق ہے۔ میری امت زیادہ بہتر ہے یا مہدی کی امت زیادہ بہتر ہے تو درحقیقت ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے فرمایا ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور دوسرے صحابہؓ کی طرح ہر قسم کی قربانیاں کرنے والے تھے۔ اور خدا تعالےٰ کی راہ میں ہر قسم کے مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔“

ان الفاظ میں حضور نے جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ بعینہٖ وہی مضمون ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں آچکا ہے۔ عن جعفرٍ عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ابشروا وابشروا انما مثل امتی مثل الغیث لایدری اٰخرہ خیر ام اولہ اوکحدیقۃٍ اُطْعِم منہا فوجٌ عاماً ثم اُطْعِم منہا فوج عاماً لعل اٰخرہا فوجاً ان یکون اعرضہا عرضاً واعمقہا عمقاً واحسنہا حسناً کیف تہلک امۃ انا اولہا والمہدی وسطہا والمسیح اٰخرہا ولکن بین ذالک فیجٌ اعوج لیسوا منّی ولا انا منہم (مشکوٰۃ باب ثواب ھذہ الامۃ) یعنی حضرت جعفرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے لئے خوش ہونے کا مقام ہے کہ میری امت کی مثال ایک بارش کی مانند ہے۔ جس کے متعلق نہیں کہا جاسکتا۔ کہ اس کی ابتداء زیادہ مفید ہوگی یا آخر (یعنی اسی طرح میری امت کے متعلق بھی نہیں کہا جاسکتا۔ کہ اس کا ابتدائی حصہ بہتر ہے یا آخری حصہ زیادہ بہتر ہے) یا پھر میری امت کی مثال ایک باغ کی ہے۔ جس میں سے ایک فوج کو ایک سال تک کھلایا جائے۔ اور پھر دوسری فوج کو ایک سال تک اس کا پھل کھلایا جائے۔ (ان دونوں فوجوں کے متعلق بھی نہیں کہا جاسکتا۔ کہ ان میں سے کونسی اعلےٰ ہے) شائد وہ آخری فوج پہلی فوج سے وسعت میں زیادہ ہو۔ اور عمق میں زیادہ ہو اور خوبصورتی میں زیادہ ہو۔ پھر فرمایا میری امت کس طرح ہلاک ہوسکتی ہے۔ جس کے اول میں میں ہوں۔ جس کے وسط میں مہدی اور جس کے آخر میں مسیح ہوگا۔ اس امت کے آخری گروہ اور ابتدائی گروہ دونوں کے درمیان گمراہی کا زمانہ ہوگا۔ اس زمانہ کے لوگ نہ مجھ سے کوئی تعلق رکھتے ہونگے نہ میرا ان سے کوئی تعلق ہوگا۔

اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے دو حصے کر کے فرمایا ہے۔ کہ نہیں کہا جاسکتا کہ پہلا حصہ زیادہ بہتر ہے یا آخری حصہ۔

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے اول اور آخر کی تشریح بھی فرمادی۔ فرمایا وہ امت کس طرح ہلاک ہوسکتی ہے۔ جس کی ابتدا میں میرا وجود ہو اور جس کے آخر میں مسیح ہو۔ اور چونکہ مسیح اور مہدی لا المہدی الّا عیسیٰ کی حدیث کے رو سے ایک ہی انسان کے دو نام ہیں۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کے آخری حصہ کو مسیح کی امت کہا جائے۔ یا مہدی کی امت دونوں لحاظ سے درست ہے۔

غرض اس حدیث کا وہی مفہوم ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا۔ اور اس پر اعتراض کرنا علم حدیث سے ناواقفیت کا ثبوت دینا ہے۔

خاکسار شمس الدین جالندہری

روزوں کے فدیہ کا ایک اور مصرف

مساکین اور محتاجوں کو کھانا کھلانا بہت بڑے ثواب کا موجب ہے۔ حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں سے کہیگا۔ کہ جب تم نے میرے فلاں محتاج اور بھوکے بندے کو کھانا کھلایا۔ تو گویا مجھ کو کھانا کھلایا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام نے بھوکے محتاج کی حاجت کو پورا کرنا دین کا اہم جزو قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں مسکینوں کو کھانا دینے کے تاکیدی احکام موجود ہیں۔ کئی گناہوں کا کفارہ محتاجوں کو کھانا اور کپڑے دینا مقرر فرمایا ہے۔ بلکہ مومنوں کی صفات میں ذکر کیا ہے ویطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکیناً ویتیماً واسیرًا انما نطعمکم لوجہ اللہ لانرید منکم جزاءً ولا شکورًا کہ وہ اللہ کی محبت میں اس کے مسکین یتیم اور محبوس بندوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور ان سے کہتے ہیں کہ بھائیو یہ صرف اللہ کی رضاجوئی کے لئے ہے۔ ہم آپ سے کسی بدلہ یا شکریہ کے طلبگار نہیں۔

رمضان المبارک کے ایام میں آسودہ حال انسانوں کو بھی بھوک کا احساس بخوبی ہوجاتا ہے۔ اور یہ رمضان کے فوائد میں سے ایک بڑا فائدہ ہے۔ یوں بھی شریعت کا حکم ہے۔ کہ جو بوڑھے روزے نہ رکھ سکیں۔ جو عورتیں حمل و رضاعت وغیرہ کے باعث روزہ کا موقعہ نہ پاسکیں یا دائم المریض جس کے لئے دورانِ سال میں بھی روزہ رکھنے کا امکان نہ ہو۔ ایسے تمام لوگوں کو اپنی طرف سے بطور کفارہ روزانہ دونوں وقت ایک مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے۔ علاوہ ازیں عام طور پر بھی رمضان میں جود وسخا کا ارشاد ہے۔

بہت سے احباب ان احکام کی روشنی میں غربا کے کھانے کا انتظام کرتے ہیں۔ اور مساکین کو کھانا دیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں میں ان احباب کرام سے جنہیں اللہ تعالےٰ نے توفیق دی ہے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ روزوں کے فدیہ کا ایک حصہ اگر نور ہسپتال کے مسکین بیماروں کے کھانے کے لئے وقف کردیں۔ تو بہت بڑے اجر کا موجب ہوگا۔ اس صدقہ کی رقوم

... نور ہسپتال قادیان ... (الف ۔ ب)

اخباری کاغذ کی گرانی

اور

احباب کرام

ہم آغازِ جنگ سے احباب جماعت کی خدمت میں کاغذ کی گرانی کی وجہ سے پیدا شدہ مشکلات پیش کرتے چلے آرہے ہیں۔ اب کاغذ کے نایاب ہوجانے کے باعث مشکلات میں اور زیادہ اضافہ ہوگیا ہے :

کیا احبابِ جماعت اب بھی ”الفضل“ کی توسیع اشاعت کی طرف متوجہ نہ ہوں گے :

مینیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۶ اکتوبر۔ برطانیہ کے سرکاری حلقوں کو اطلاع ملی ہے۔ کہ جرمن فوجوں نے لینن گراڈ کے سوائے تمام مشرقی محاذ پر شدید ترین حملہ شروع کر دیا ہے۔ خشکی۔ سمندر اور ہوا سے ہلہ بول دیا ہے ہیں۔ مرکزی علاقہ میں مارشل تموشنکو کی فوج کو محصور کرنا چاہتے ہیں۔ جرمن فوجیں تین طرف سے ماسکو پر بڑھ رہی ہیں۔ اور اگرچہ ہر جگہ ان کا بہادرانہ مقابلہ کیا جا رہا ہے: مگر کچھ نہ کچھ پیشقدمی انہوں نے ضرور کی ہے۔ جرمن طیاروں نے ماسکو اور لینن گراڈ پر اندھا دھند بمباری کی سوویٹ ڈیفنس کونسل نے ماسکو کے لوگوں سے اپیل کی ہے۔ کہ شہر کی حفاظت کے لئے آخر دم تک ڈٹے رہیں۔ خارکوف پر بھی جرمنوں نے خوفناک بمباری کی۔ جرمن ہائی کمانڈ کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ لینن گراڈ میں گھری ہوئی روسی فوجوں نے باہر نکلنے کی کوشش کی۔ مگر انہیں بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ بھاگنے والی فوج کے ہزاروں سپاہی گرفتار کر لئے گئے۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمن کے تازہ حملہ سے روسی فوج کے عقبی رسل و رسائل کے ذرائع میں ابتری پیدا ہو گئی۔ حملہ بڑا سخت ہے۔ اور اس کا مقصد سردیوں سے قبل ساری روسی فوج کو شکست دینا ہے۔

برلن ۶ اکتوبر۔ جرمنی کے سرکاری حلقوں میں کہا جاتا ہے۔ کہ لینن گراڈ کے لوگوں کو خوراک کی کمی کے باعث جلد یا بدیر ہتھیار ڈالنے پڑیں گے۔ امریکن ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ لینن گراڈ اور ماسکو کے مابین ریلوے لائن پر پھر روسیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔

زیورچ ۶ اکتوبر۔ رومانیہ نے ہٹلر کی خوشنودی کے لئے ۹۶ ہزار سپاہی روسی محاذ پر کٹوا دیئے ہیں۔ اور اس قربانی کا صلہ اب یہ چاہتا ہے۔ کہ ٹرانسلوینیا کا صوبہ جو جرمنی نے ہنگری کو دلوایا تھا۔ اسے واپس کرایا جائے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس کشمکش میں رومانیہ اور ہنگری میں جنگ کا احتمال ہے اور غالب گمان ہے۔ کہ رومانوی فوجیں جرمنی کی اجازت کے بغیر ٹرانسلوینیا میں داخل ہو جائیں۔

سٹاک ہالم ۶ اکتوبر۔ ہٹلر اور مسولینی روس کے کسی اہم شہر میں ملاقات کرنیوالے ہیں۔ ہٹلر کا ہیڈ کوارٹر لوکرین میں اور آگے لے جایا گیا ہے۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ برطانیہ اور جرمنی میں زخمی اور بیمار قیدیوں کے تبادلہ کا سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ آج دونوں ملکوں نے وائرلیس پر براہ راست اس بارہ میں گفتگو کی۔ ۷ اکتوبر کو دونوں طرف سے قیدیوں کے جہاز روانہ ہونگے۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ فرانس کے وزیر اطلاعات نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ فرانس کی یکجہتی کو برقرار رکھنے کے لئے مارشل پیٹان نے جرمنی سے تعاون کیا ہے۔ جرمنی کے نئے نظام میں شامل ہونے سے فرانس میں خوشحالی کا دور شروع ہو جائے گا۔ آپ نے فرانسیسیوں سے اپیل کی۔ کہ جرمنوں پر حملے نہ کریں۔

سٹاک ہالم ۶ اکتوبر۔ ہٹلر کا خاص ایلچی ترکی سے تجارتی معاہدہ کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ ترکی نے جرمنی کو خام اشیاء اور کروم مہیا کرنا منظور کر لیا ہے۔ دونو ملک چھ کروڑ پونڈ کا مال سالانہ ایک دوسرے کو دیں گے۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پوپ ڈیکن (روم کی ایک بستی) سے نکل جائے گا۔ اور اسطرح برطانیہ روم پر بمباری کر سکیگا۔ اب اس شہر پر بمباری پوپ کے تقدس کے منافی خیال کی جاتی ہے۔

شملہ ۶ اکتوبر۔ آج ڈیفنس کونسل کا اجلاس شروع ہوا۔ جنرل ویول نے مسٹر چرچل کا ایک پیغام سنایا۔ کہ اس سال ہندوستانی فوجوں کے لئے اعلیٰ درجہ کا سامان بہم پہنچایا جائیگا۔ اور امید ظاہر کی۔ کہ ۱۹۴۲ء میں ہندوستانی فوج برطانی فوج کے دوش بدوش بحیرہ خضر سے لیکر مصر تک پھیلے ہوئے لمبے چوڑے محاذ پر لڑیگی تا دشمن کو ہندوستان کی سرحد سے ایکہزار میل دور رکھا جا سکے۔ ہندوستان کا اپنا فائدہ بھی اس میں ہے۔ اور دنیا کی قسمت بھی اسی سے وابستہ ہے۔ وائسرائے ہند نے تقریر کرتے ہوئے ہندوستانی فوج اور ہندوستانی عوام کی خدمات کا اعتراف کیا۔ اور کہا۔ کہ جنگی امداد کے لئے برطانی سلطنت ہندوستان کی ممنون ہے۔ آپ نے کہا۔ آج ہندوستان اہم مہمات شروع کرنے کے لئے بہترین اڈہ بن گیا ہے۔

لاہور ۶ اکتوبر۔ خواجہ نذیر احمد صاحب آفیشل ریسیور کے خلاف مسٹر گابا کے مقدمہ کے سلسلہ میں مختلف درخواستہائے نگرانی کی سماعت آج ہائیکورٹ کے ڈویژن بنچ میں شروع ہوئی۔ مسٹر گابا نے بنچ کی تشکیل پر اعتراضات کئے۔ اور کہا۔ کہ جسٹس سیل کو اس بنچ میں نہ بیٹھنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ لیڈی نِنگ کے رشتہ دار ہیں۔ کارروائی ابھی جاری تھی۔ کہ عدالت برخاست ہو گئی۔

لاہور ۶ اکتوبر۔ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گندم۔ مکئی نخود۔ باجرہ اور ان کے آٹے۔ کپاس۔ ہاتھ سے بنا ہوا کپڑا۔ اور زرعی آلات کو سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ فروخت کرنے والے وہی لوگ ہوں۔ جنہوں نے ان چیزوں کو کاشت یا تیار کیا ہو۔ اگر دوکاندار اور آڑہتی فروخت کریں۔ تو ٹیکس لگیگا۔ اسی طرح کلبوں کو جو مال سپلائی کیا جائیگا۔ وہ بھی مستثنیٰ ہوگا۔ مرمت کا کام کرنیوالوں پر بھی ٹیکس نہ لگیگا۔

ڈھاکہ ۶ اکتوبر۔ کل رات اور آج پھر فرقہ وار تصادم ہوئے۔ چھ اشخاص ہلاک اور سات زخمی ہوئے۔ کل شام فوج بلانی پڑی۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر کی تقریر جرمن عوام کو مطمئن نہیں کر سکی میونخ کے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ روس کی جنگ کے متعلق جرمنوں کو بڑی بڑی توقعات نہ رکھنی چاہئیں۔ اس جنگ میں ہمیں ایسا مقابلہ پیش آیا ہے۔ جو پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔

نیویارک ۶ اکتوبر۔ مسٹر روزویلٹ کے ذاتی سفیر مسٹر ٹیلر پوپ سے ملاقات کے بعد واپس آ گئے ہیں۔

واشنگٹن ۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ جاپان روس اور امریکہ کے ساتھ جنگ کے خلاف ہیں۔ سابق وزیر خارجہ کی تجویز تھی کہ جرمنی کی مدد کے لئے جاپان روس پر حملہ کر دے۔ مگر شاہ موصوف نے یہ تجویز مسترد کر دی۔ سابق وزارت کے استعفیٰ کی وجہ بھی دراصل یہی تھی۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ منیلا میں برطانی اور امریکن فوجی حکام کی کانفرنس ختم ہو گئی ہے۔ برطانیہ کی طرف سے مشرق بعید کے کمانڈر انچیف اس میں شریک تھے۔ فیصلوں کی تفاصیل کا علم نہیں ہو سکا۔ تاہم جاپان کو انتباہ کر دیا گیا۔ کہ وہ بحرالکاہل میں پاؤں پھیلانے کا خیال ترک کر دے۔

حیدرآباد دکن ۶ اکتوبر۔ نظام گورنمنٹ نے پیشہ ورانہ گداگری ممنوع قرار دے دی ہے۔ غرباء اور محتاجوں کی امداد کیلئے سرکاری "مفلس گھر" بنائے جائیں گے اس کے بعد یہ قانون نافذ ہوگا۔

قاہرہ ۶ اکتوبر۔ گذشتہ رات برطانی طیاروں نے لیبیا میں ریلوے جنکشن اسلحہ ساز کارخانوں اور پاور ہوس پر شدید بم باری کی۔ باردیہ کی بندرگاہ اور سولم کے فوجی کیمپ کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ کئی مقامات پر شدید آگ بھڑک اٹھی۔

شملہ ۶ اکتوبر۔ ایسٹرن گروپ کانفرنس کی طرف سے ستمبر کے دوسرے ہفتہ میں ایک کروڑ اسّی لاکھ گز سے زائد ہندوستانی کپڑے کا آرڈر دیا گیا۔

ہانگ کانگ ۶ اکتوبر۔ برطانی جہاز "انہوئی" جاپان سے ۳۵۰ انگریز اور ہندوستانی باشندوں کو واپس لے کر آج ہانگ کانگ کی بندرگاہ میں پہنچا۔ ان لوگوں نے شکایت کی کہ یوکوہاما میں جاپانی حکام نے نہ صرف ان کے مال و اسباب کی تلاشی لی۔ بلکہ جسم کے کپڑوں کی بھی۔

کلکتہ ۶ اکتوبر۔ انڈین جیوٹ ملز ایسوسی ایشن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنے ملحقہ کارخانوں میں ۵۰ گھنٹوں کے ہفتہ کی بجائے ۵۴ گھنٹوں کا ہفتہ مقرر کیا جائے۔ اس قرارداد پر ۱۳ اکتوبر سے عمل ہوگا۔

سنگاپور ۶ اکتوبر۔ آسٹریلین فوج کے چند مزید دستے سنگاپور پہنچ گئے ہیں۔

قاہرہ ۶ اکتوبر۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آج صبح دشمن نے قاہرہ اور نہر سویز کے علاقہ پر بمباری کی جس سے ایک آدمی زخمی ہوا۔ نہر کے علاقہ میں بھی معمولی نقصان ہوا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی